© اے پی۔ ڈبلیو ڈبلیو پی

ایک مکالمہ

سول سوسائٹی کثیر ثقافتی جمہوریت اور میڈیا

انجم نعیم

صرف فکروخیال کی سطح پر ہی نہیں بلکہ ہمیں اپنی عملی زندگی میں بھی اس سوال سے روز واسطہ پڑتا ہے کہ اب جبکہ پوری دنیا ایک معاشرتی اکائی بنتی جارہی ہے، اس کثیرالجہت معاشرے میں ایک مشترکہ اقدار کی کتنی اہمیت ہوگئی ہے۔ اس سوال سے منسلک ایک دوسرا سوال بھی ہے کہ کیا کوئی جمہوری معاشرہ ایک مشترکہ اقدار کے بغیر اپنی پوری شناخت کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے؟ ہم جس معاشرے میں زندگی گذار رہے ہیں اس میں اجنبیت کی کیفیت کیا ہمارے لئے موزوں ہے اور کیا وقت کا تقاضہ نہیں ہے کہ سیاسی، تہذیبی اور ثقافتی سطح پر دیگر اکائیوں کے ساتھ اشتراک کر کے ایک وسیع تر دائرے کی تشکیل کی جائے۔

ان اہم موضوعات پر اسپین (اردو) نے گذشتہ دنوں ملک کے چار شہروں لکھنؤ، حیدرآباد، پٹنہ اور جے پور میں نہایت کامیاب مذاکروں کا اہتمام کیا تھا جس میں ممتاز ملّی قائدین، قلمکاروں اور صحافیوں کے علاوہ امریکہ سے آئے ہوئے دو مسلم دانشوروں نے بھی شرکت کی تھی۔ مذاکرے کا مرکزی موضوع، ''سول سوسائٹی، کثیر ثقافتی جمہوریت اور میڈیا'' تھا اور جن ذیلی موضوعات پر مقررین نے اظہار خیال کیا ان میں ''ایک کثیر الجہت معاشرے میں اقلیتوں کا رول' سول سوسائٹی میں مشترکہ اقدار کی اہمیت، سول سوسائٹی کی تشکیل میں میڈیا کا حصہ'' کے علاوہ امریکہ میں سیاسی، سماجی اور ملّی سطح پر ہونے والے کاموں میں مسلمانوں کے تجربات کیا ہیں اور ان سے ہندوستان کے تناظر میں کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، پر نہایت سنجیدگی سے اظہار خیال کیا گیا اور شرکاء نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ امریکہ سے آئے ہوئے دونوں مقررین، جناب چودھری محمد نعیم اور جناب ڈاکٹر زاہد بخاری نے امریکہ میں مسلمانوں کی زندگی، ان کی سرگرمیوں اور بالخصوص نائن الیون کے بعد پیدا شدہ صورت حال میں ان کی حکمت عملیوں کا تفصیلی خاکہ پیش کیا۔

واضح ہو کہ اردو مجلّہ اسپین نے یہ دو روزہ مذاکرہ ملک کے جن چار شہروں میں منعقد کیا تھا ان شہروں کے مقامی معروف کسی ایک تنظیم کا اس مذاکرے کے اہتمام میں انتظامی اشتراک تھا اس وجہ سے شہر کے بیشتر صاحبان فکرونظر نے نہایت جوش وخروش سے اس میں شرکت کی تھی۔ لکھنؤ کی مولانا محمد علی جوہر فاونڈیشن، حیدرآباد کی ساوتھ ایشین میڈیا ایسوسی ایشن، پٹنہ کی خدابخش لائبریری اور جے پور کی الفلاح ویلفیئر سوسائٹی کے ذمہ داروں نے اپنی کوششوں سے اس مذاکرے کو ایک خاص اہمیت عطا کردی تھی۔

امریکہ جیسے ایک کثیرالجہت معاشرے میں جہاں مسلمان دوسری سب سے بڑی اقلیت ہیں، کی معاشرتی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے جارج ٹاون یونیورسٹی واشنگٹن سے وابستہ ڈاکٹر زاہد بخاری کا خیال تھا کہ امریکی سماج میں مسلم طبقہ کے اندر کمیونٹی ورک اور سوشل ورک سروس کا رجحان تیزی سے بڑھا ہے۔ نائن الیون کے بعد ہی مسلمانوں میں مقامی معاشرے سے وابستہ ہونے اور دوسری قومیتوں کے ساتھ اشتراک وتعاون کا خیال پیدا ہوا جس کے نہایت مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ اس سانحہ سے قبل مختلف ممالک سے نقل مکانی کر کے امریکہ میں آبسنے والے مسلمانوں کا جسم تو امریکہ میں رہتا تھا لیکن ذہنی وجذباتی طور سے وہ اپنے پیدائشی وطن سے وابستہ رہتے تھے۔ لیکن نائن الیون کے بعد جو عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا اس نے ان کے تصورات میں کافی تبدیلی پیدا کی۔ اب مسلمانوں کا دیگر قومیت کے لوگوں کے ساتھ ربط وضبط بھی زیادہ ہوا ہے جن کے ساتھ وہ مل کر فلاح وبہبود کے کام کر رہے ہیں، سیاسی نمائندگی کے لئے بھی کوشاں ہیں اور میڈیا میں بھی مسلم مسائل اور موضوعات کو تسلسل کے ساتھ نمایاں جگہ ملنے لگی ہے۔ ڈاکٹر بخاری کہتے ہیں کہ مواقع کا ادراک ہوتے ہی اب مسلمانوں میں سماج کے ساتھ جڑنے کا احساس غالب ہے اور سماجی انصاف کے تصور کے ساتھ قرآنی ذمہ داریاں نبھانے کی سمت سفر جاری ہے جس کے تحت مختلف مسلم ادارے، تنظیمیں اور گروپس مذہبی یا سیکولر، سبھی قوتوں کے ساتھ الائنس کی حکمت عملی سیکھ رہے ہیں اور اُسے برت بھی رہے ہیں۔ اب سوشل ایکشن کے لئے بین مذہبی باہمی مشاورت بھی ہوئی ہے اور سیاسی حصہ داری بھی مختلف سطحوں پر بڑھ رہی ہے۔

ڈپارٹمنٹ آف ساوتھ ایشین لینگوئجیز، یونیورسٹی آف شکاگو سے وابستہ مشہور ادیب اور دانشور جناب چودھری محمد نعیم نے ''سول سوسائٹی میں مشترکہ اقدار'' کے موضوع پر مختلف نشستوں میں مختلف زاویۂ نظر سے اظہار خیال کیا اور بالخصوص امریکہ میں ہونے والے تجربوں کے تناظر میں اپنے احساسات پیش کئے۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ سب سے پہلے ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ کسی بھی جمہوریت میں جمہوری قدریں اُس وقت تک بارآور نہیں ہوسکتی ہیں جب تک وہاں سول سوسائٹی کو بالکل آزادانہ طور پر پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم نہیں کئے جاتے اور ایوانِ اقتداران کی تنقیدوں اور ان کی جانب سے پیش کئے گئے چیلنجوں کو کشادہ دلی سے قبول نہیں کرتا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ سول سوسائٹی صرف منفی رویہ نہیں اپنائے بلکہ وہ آگے بڑھ کر سیاسی، سماجی اور فلاحی کاموں میں اپنی بھرپور شراکت کا احساس دلائے۔ اور یہ صورت حال اُس وقت ممکن ہے جب معاشرہ ایک مشترک قدر کی بحالی پر متفق ہو اور اس کے لئے پوری سنجیدگی سے کوششیں کر رہا ہو۔ تنگ نظری، اجنبی بنے رہنے کی عادت اور دوسروں پر اعتبار نہ کرنا اور ان کے سلسلے میں ہمیشہ شکوک وشبہات میں مبتلا رہنا، یہ وہ رجحانات ہیں جو انفرادی سطح سے لیکر اجتماعی سطح تک اپنے منفی اثرات ڈالتے ہیں اور ایک مثبت ماحول کی تشکیل میں سدِّ راہ بنتے ہیں۔ اقلیتوں میں یہ رجحان زیادہ وسیع انداز میں پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے وہ آگے بڑھ کر معاشرے کی تعمیر وتشکیل میں وہ بھرپور کردار نہیں ادا کر پاتے جن کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔ لیکن دریں زمانہ جبکہ دنیا سمٹ کر ایک چھوٹی سی اکائی میں تبدیل ہوگئی ہے اور رونما ہونے والے واقعات وحادثات بغیر کسی تفریق کے معاشرے کے ہر فرد کو یکساں متاثر کرتے ہیں، اس میں من وتو کی تقسیم کوئی معنی نہیں رکھتی۔ آپ جس معاشرے میں زندگی گذار رہے ہیں، ممکن ہے اس کی کچھ باتیں آپ کو سخت ناپسندیدہ ہوں، ممکن ہے کچھ فیصلے آپ کے خلاف جاتے ہوں اور ممکن ہے بعض موقعوں پر حالات آپ کے لئے ناسازگار بنادئے جاتے ہوں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ خاموش رہ کر اس سے فرار کی راہ نہیں ڈھونڈھی جاسکتی اور آپ کو اُس وقت تک مکالمہ جاری رکھنا چاہئے جب تک آپ اپنی فکر کی دوسرے لوگوں تک مکمل ترسیل نہ کردیں۔ جس معاشرے میں اقلیتی اکائیوں نے یہ رویہ اپنایا ہے اس کے نہایت مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ ہندوستان میں گجرات کا فساد ہو یا امریکہ میں نائن الیون سانحہ کے بعد کا ردِعمل، مکالموں کے جاری رہنے والے سلسلوں نے حالات میں نمایاں تبدیلی کا اشارہ دیا ہے اور شاید یہی مسائل کے سلسلے میں بہترین حکمت عملی ہے۔

اسپین کی جانب سے منعقدہ ان مذاکروں نے اس خیال کو تقویت پہنچائی ہے کہ آپ چاہے جس معاشرے اور جن حالات میں بھی زندگی گذار رہے ہوں، جاری معاملات میں آپ کی شراکت نہ صرف ضروری ہے بلکہ آپ کے فرائض میں شامل ہے اور ہر حال میں مکالمہ جاری رہنا چاہئے۔ □

جے پور کے مان سنگھ ہوٹل میں منعقد پروگرام کے میڈیا سیشن میں ذرائع ابلاغ عامہ سے متعلق کئی اہم لوگوں نے اظہارِ خیال کیا۔
دائیں سے بائیں: سید قاسم رسول الیاس، مدیر افکار ملّی، محمد نعیم (صحافی) کوٹہ، محمد اقبال، نمائندہ روزنامہ ہندو، پروفیسر عبدالرحیم، سابق صدر شعبہ صحافت، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، محمد احسن، صدر سیشن، سی ایم نعیم اور انجم نعیم، مدیر اسپین (اردو)۔

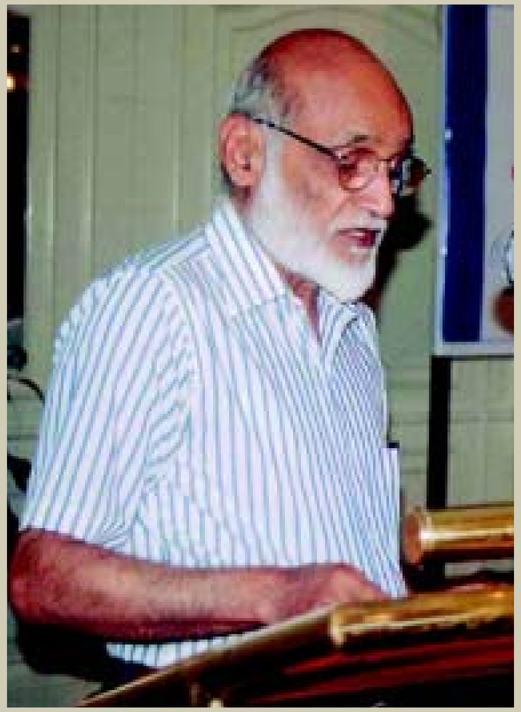

دائیں مقابل صفحہ: شکاگو یونیورسٹی کے شعبہ ساوتھ ایشین لینگویجیز سے وابستہ پروفیسر سی ایم نعیم۔
دائیں: جارج ٹاون یونیورسٹی، واشنگٹن سے وابستہ ڈاکٹر زاہد بخاری۔ نیچے: اسپین (اردو) کے پہلے ایڈیٹر ان چیف اور امریکی سفارت خانے کے ترجمان ڈیوڈ کنیڈی افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے۔